بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِ + اسۡمِ

کے ساتھ + نام

بسم سے ب کو الگ کرنے سے باقی لفظ سم رہ گیا اور اگر کسی کلمے کے شروع میں حرف پر جزم ہو تو وہ حرف ساکن ہو جاتا ہے بولا نہیں جاتا۔ اس لیے اس سے پہلے الف کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ ساکن حرف کو بولا جا سکے محمد بن عبد اللہ۔ اگر محمد کو الگ کر دیا جائے تو باقی بن عبد اللہ رہ جاتا ہے۔ (ب) ساکن کو بولنے کے لیے۔ الف۔ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ابن عبد اللہ

کلمات (ب) اور (اسم) دونوں اردو میں مستعمل ہیں باجماعت بمعہ اہل و عیال۔ اور آپ کا اسم مبارک کیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ

إِلٰہ ← معبود

جس طرح انگریزی زبان میں اسم نکرہ کو اسم معرفہ بنانے کے لیے The لکھا جاتا ہے۔اسی طرح عربی زبان میں اسم معرفہ بنانے کے لیے (ال) کا اضافہ کرتے ہیں۔

اللّٰہ اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ ← اللہ کے نام کے ساتھ

اللہ کا کلمہ اردو میں مستعمل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرحمٰن

ال + رَحمان ← رَحِمَ ← فَعِلَ

رَحۡمَان

تمام زبانوں میں ہر کلمے کا کوئی وزن ہوتا ہے جو موسیقیت اور غنائیت کا سبب بنتا ہے۔

مگر عربی زبان میں وزن غنائیت کے ساتھ ساتھ معانی میں تبدیلی کا بھی موجب ہوتا ہے۔

مثلاً رَحِمَ کا وزن ہے فَعِلَ (اس نے رحم کیا) جب رَحِمَ کو کسی اور وزن سے لیکر جاتے ہیں تو دیکھیے کیا معنی میں تبدیلی آتی ہے۔

فُعْلَان

طُوفَان

جب ہوا عام رفتار کی بجائے تیز چلے اور راستے کی رکاوٹیں اپنی قوت سے توڑ دے۔

طُغْیَان

پانی ندی نالے میں جب عام رفتار کی بجائے تیز چلے۔ جوش وقوت سے اپنی حدود کو توڑ کر باہر آجائے اور راستے کی رکاوٹوں کو توڑ دے۔

فَعْلَان

غَضْبَان

ناراضگی میں جب جوش وقوت ہو اور انسان شرافت کی حدود توڑ کر دوسرے کو گالیاں دے اور مار پیٹ پر اتر آئے تو ہم کہتے ہیں کہ فلاں بڑا غضبان ہے۔

فَیْضَان

جب کہیں سے فائدہ ملے تو کہتے ہیں فلاں سے فیض پایا۔ مگر فیض دینے والا ہر وقت فیض کرے اور ہر کس و ناکس میں فیض بانٹے تو کہتے ہیں کہ فلاں کا فیضان جاری ہے۔

الرحمٰن

قدرِ مشترک : جوش قوت۔ ولولہ۔ زور

اپنی حدود سے باہر نکل آنا

راستے کی رکاوٹوں کو توڑنا

ایسا رحم کرنے والا جسکا رحم جوش، قوت اور ولولہ سے آتا ہے۔ اور جسکا رحم حدوں سے نکل نکل کر آتا ہے۔ اور راستے کی تمام رکاوٹوں کو توڑ دیتا ہے۔

رحمان ورحیم دونوں کلمات اردو میں مستعمل ہیں۔ جو کلمہ رحم سے بنے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَحِمَ جس کا وزن ہے فَعِلَ۔ یعنی اُس نے رحم کیا

رَحِمَ کو ایک اور وزن فَعِیۡلٌ پر دیکھیے کیا معنی بنتے ہیں

الرَحِیۡمٌ

↓

رحم ← رَحِمَ ← فَعِلَ

ال + رَحِیۡمٌ ← فَعِیۡلٌ

عَلِیۡمٌ جسکا علم ازل سے ابد ہو اور جسکا علم اسکی ذات کی وجہ سے ہو

عَظِیۡمٌ جس کی عظمتیں ازل سے ابد ہوں اور جسکی عظمتیں اسکی ذات کی وجہ سے ہو

قدرِ مشترک : ہمیشگی، دوامیت اور ازل تا ابد

صفت ذاتی ہو کسی اور کی وجہ سے نہ ہو

رَحِیۡمٌ = ایسا رحم کرنے والا جسکا رحم ازل سے ابد ہو اور جسکا رحم اُسکی اپنی ذات کی وجہ سے ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے۔